سیاست، فقہی مسالک میں اتحاد کی ضرورت، فقہی مسائل میں تجدید کی ضرورت، رویت ہلال اور جدید آلات، طیاروں اور مسافروں کا اغوا وغیرہ۔

موصوف نے فتاویٰ میں جوابات کا تفصیلی طریقہ کار اختیار کیا ہے۔ اختلافی مسائل میں تمام معروف نقطہ ہائے نظر مع دلائل بیان کرتے ہیں اور آخر میں اپنی راے کا اظہار کرتے ہیں۔ مصالح عامہ اور رخصت کے فقہی اصول بھی مدنظر رکھتے ہیں۔ سب سے اہم یہ کہ بیش تر مقامات پر شرعی احکام کی حکمت و معنویت دل نشیں پیراے میں بیان کرتے ہیں۔ اس خوبی کا کریڈٹ کتاب کے فاضل مترجم کو بھی جاتا ہے جنھوں نے مصنف کے استدلال کو بخوبی سمجھا اور شستہ انداز میں ترجمے کا حق ادا کیا ہے۔

یہ کتاب اگرچہ عالم اسلام کی ایک بڑی دینی شخصیت کے رشحات فکر پر مبنی ہے، تاہم اس میں شامل ان کے بعض فتاویٰ سے دلائل کی بنیاد پر یقیناً اختلاف کیا جاسکتا ہے (مثلاً: اباحت موسیقی، عورتوں سے مصافحہ وغیرہ)۔ لیکن اس اختلاف کا قطعاً یہ مطلب نہیں کہ اتنی قیمتی کتاب نظرانداز کردی جائے۔ میری راے میں فقہ اسلامی کے ہر مبتدی و منتہی کو اس کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیے، بالخصوص اصحاب افتا کو اس سے مستغنی نہیں رہنا چاہیے۔ (حافظ مبشر حسین)

زبورِ خیال، ابوالامتیاز ع س مسلم۔ ناشر: القمر انٹرپرائزز، اُردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۲۱۲۔ قیمت: ۲۲۵ روپے۔

کتاب کی نوعیت کا اندازہ ایک تو سرورق کی توضیح: 'تنقید، مقالات، مباحث' اور دوسرے فہرست عنوانات سے ہوجاتا ہے۔ یہ مجموعہ مصنف کی مختلف النوع تحقیقی و علمی، تنقیدی، علمی و ادبی، واقعاتی و مشاہداتی اور صحافتی و تجزیاتی تحریروں پر مشتمل ہے۔ موضوعاتی تنوع کے باوجود سبھی تحریریں وقیع اور قابلِ قدر ہیں۔

حضرت آدمؑ کے جسدِ مبارک اور حضرت حواؑ کے قد و قامت اور سری لنکا میں قدم گاہِ آدم جیسے موضوعات پر مصنف نے اچھی خاصی تحقیق کی ہے۔ نتیجہ: حضرت آدمؑ اور ان کی اولاد کئی پشتوں تک نہایت طویل القامت تھی اور کوہِ آدم (Adam's Peak) پر آپ ہی کا نقشِ قدم ہے۔